OPEN ACCESS: Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
ISSN (ONLINE): 2707-1219 & ISSN (PRINT): 2707-1200
http://www.arjish.com

سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں "ڈیجیٹل اعتماد" کا تصور: سوشل میڈیا دور کے تناظر میں تحقیقی مطالعہ

Digital Trust in the Light of the Prophetic Seerah ﷺ: A Research Study in the Context of the Social Media Era

Muhammad Arif
Teaching Assistant, Department of Islamic & Religious Studies,
Hazara University, Mansehra
Email: arif.hu1981@yahoo.com

Seemi Naz
Ph.D Scholar, Department of Islamic & Religious Studies,
Hazara University, Mansehra
Email: seemiahtisham@gmail.com

Muhammad Babar Zeb
Ph.D Scholar, Department of Islamic & Religious Studies,
Hazara University, Mansehra
Email: Zebbabar467@gmail.com

Received on: 10-07-2025 Accepted on: 20-08-2025

Abstract

The rapid advancement of digital communication technologies and social media platforms has fundamentally transformed the way information is created, shared, and consumed. While these platforms have significantly enhanced global connectivity and access to information, they have simultaneously given rise to serious challenges such as fake news, misinformation, cyber fraud, fake identities, privacy violations, cyberbullying, and the widespread erosion of Digital Trust. This study aims to explore the concept of Digital Trust in the light of the Seerah of the Prophet Muhammad (ﷺ) and to examine how Prophetic principles can provide a comprehensive ethical framework for addressing contemporary challenges in the digital environment. The study adopts a qualitative and analytical research methodology by critically examining primary Islamic sources, including the Holy Qur'an, authentic Hadith, classical Seerah literature, and works on Fiqh al-Seerah. The findings reveal that the Prophetic model is founded upon enduring values such as truthfulness (Ṣidq), trustworthiness (Amānah), verification of information (Tabayyun), responsible communication, protection of privacy, confidentiality, prohibition of deception (Ghish), respect for human dignity, and accountability. These principles establish a robust ethical foundation for strengthening Digital Trust in the age of social media. The study further argues that integrating these Prophetic values into digital literacy programmes, educational curricula, social media governance, fact-checking

mechanisms, and cybersecurity policies can significantly reduce misinformation, online fraud, character assassination, privacy breaches, and other forms of digital misconduct. It concludes that the Seerah of the Prophet Muhammad (ﷺ) offers a timeless and comprehensive model for promoting responsible digital citizenship and restoring trust within contemporary digital societies.

Keywords: Seerah of the Prophet Muhammad (ﷺ), Digital Trust, Social Media, Truthfulness (Ṣidq), Trustworthiness (Amānah), Information Verification (Tabayyun), Fake News, Digital Authenticity, Data Privacy, Cyber Ethics, Confidentiality, Prohibition of Deception (Ghish), Responsible Digital Communication, Human Dignity, Fiqh al-Seerah.

تعارف:

انسانی تاریخ میں ابلاغ اور مواصلات کو ہمیشہ معاشرتی استوار ساخت اور اخلاقی توازن کا بنیادی ستون سمجھا گیا ہے۔ موجودہ اکیسویں صدی میں جدید سائنسی انقلاب اور بالخصوص سوشل میڈیا (فیس بک، ایکس / ٹوئٹر، واٹس ایپ، انسٹاگرام اور یوٹیوب) کی ایجاد نے معلومات کی رسائی اور تبادلے کو بے مثال وسعت عطا کی ہے۔ تاہم، اس برقی رفتاری نے ایک ایسے عالمی بحران کو جنم دیا ہے جسے معاصر اصطلاح میں ڈیجیٹل اعتماد کا بحران (Crisis of Digital Trust) کہا جاتا ہے۔ ڈیجیٹل اعتماد سے مراد تکنیکی پلیٹ فارمز، سائبر سپیس اور سوشل میڈیا کے ذریعے منتقل ہونے والے ڈیٹا کی صحت، سچائی، رازداری، اور بھیجنے والے کی مصدقیت (Authenticity) پر صارفین کا پختہ اور بلا خوفِ خطر اعتماد سازی ہے۔

جب ہم سیرتِ نبوی ﷺ اور فقہ السیرہ کے بحرِ زخار کا مطالعہ کرتے ہیں، تو یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا بعثت سے قبل اور بعثت کے بعد بنیادی کردار ہی معاشرے میں اعتماد (Trust) اور سچائی (Truth) کا قیام تھا۔ مکی معاشرے کا آپ ﷺ کو الصادق (The Truthful) اور الأمین (The Trustworthy) قرار دینا اس بات کی دلیل ہے کہ ابلاغ اور دعوت کا آغاز ہی صاحبِ پیغام کی ذاتی اور اخلاقی اعتبار داری (Credibility) سے ہوتا ہے۔ سیرتِ طیبہ محض تاریخی واقعات کا مجموعہ نہیں بلکہ یہ انسانی ابلاغ، اجتماعیت اور اخلاقیات کا ایک ابدی، جامع اور مانع دستور ہے۔ زیرِ نظر مقالے میں سیرتِ طیبہ کے ان اصولی مبادیات کا استخراج کیا گیا ہے جو سوشل میڈیا دور کے ڈیجیٹل اعتماد کو بحال کرنے اور سائبر سپیس کو اخلاقی ضوابط کا پابند بنانے میں کلیدی کردار ادا کر سکتے ہیں۔

1. نبوی شخصیت کی بنیادی بنیاد: الصدق والامانۃ اور ڈیجیٹل مصدقیت (Digital Authenticity)

سیرتِ نبوی ﷺ کا سب سے ممتاز پہلو یہ ہے کہ آپ ﷺ نے دعوتِ اسلام کے باقاعدہ اعلان سے قبل اپنے کردار کی سچائی اور امانت داری کا لوہا منوایا۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو علانیہ دعوت کا حکم دیا اور آپ ﷺ نے کوہِ صفا پر کھڑے ہو کر قریش کو پکارا، تو آپ ﷺ کا پہلا سوال یہ تھا کہ اگر میں تم سے کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک لشکر حملہ کرنے والا ہے تو کیا تم میری بات کا یقین کرو گے؟ سب نے بالاتفاق کہا: "نعم، ما جربنا عليك إلا صدقاً" (ہاں، ہم نے آپ کو ہمیشہ سچا ہی پایا ہے)۔[1]

فقہ السیرہ کی رو سے یہ واقعہ ثابت کرتا ہے کہ ابلاغی نظام میں پیغام سے زیادہ صاحبِ پیغام کا قابلِ اعتماد ہونا ضروری ہے۔ معاصر ڈیجیٹل دور میں سب سے بڑا مسئلہ فرضی شناختیں (Fake Profiles)، بوٹس (Bots)، اور مصنوعی ذہانت سے تیار کردہ جعلی مواد (Deepfakes) ہیں۔ جب صارف کو یہ معلوم نہ ہو کہ سکرین کے دوسری طرف موجود شخص یا پیج سچا ہے یا جھوٹا، تو تمام ڈیجیٹل نظام سے اعتماد اٹھ جاتا ہے۔ سیرتِ طیبہ ہمیں یہ درس دیتی ہے کہ ڈیجیٹل دنیا میں کسی بھی اکاؤنٹ یا کنٹینٹ کریٹر (Content Creator) کے لیے سب سے پہلی ذمہ داری اپنی حقیقی اور سچی شناخت قائم کرنا ہے، کیونکہ اسلام میں جھوٹ اور فریب کی کوئی گنجائش نہیں۔

2. اطلاعات کی تصدیق کا نبوی منہاج: التثبت والتبین اور وائرل کلچر کا سدِباب

سوشل میڈیا کا ایک خطرناک ترین رجحان وائرل کلچر (Viral Culture) ہے، جہاں معلومات کو بغیر سوچے سمجھے صرف لائیکس، کمنٹس اور شیئرز کی خاطر آگے منتقل کر دیا جاتا ہے۔ اس کے نتیجے میں افواہیں اور فیک نیوز (Fake News) چند سیکنڈز میں دنیا بھر میں پھیل جاتی ہیں۔

سیرتِ طیبہ نے اس ابلاغی انارکی کا سدِباب چودہ سو سال قبل فرمایا۔ قرآن مجید میں ارشادِ الٰہی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ [2]

اس آیت کے شانِ نزول میں ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ بنو مصطلق کی زکوۃ کی وصولی کے حوالے سے کتبِ سیرت میں نقل کیا گیا ہے، جہاں نبی کریم ﷺ نے خبر سنتے ہی جذباتی اقدام کرنے کے بجائے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو تحقیق و تفتیش کے لیے بھیجا[3]۔

نبی اکرم ﷺ نے بلا تحقیق بات کو آگے پھیلانے کی سخت مذمت فرمائی اور ارشاد فرمایا:

كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ[4]

سیرتِ طیبہ میں اس نبوی اصول کی تطبیق غزوہ بنو مصطلق کے موقع پر پیش آنے والے واقعہ افک (Event of Ifk) میں انتہائی واضح انداز میں ملتی ہے۔ جب المنافقین کے سرغنہ عبد اللہ بن ابی نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر پاک دامنی کا جھوٹا الزام لگایا، تو مدینہ کے کچھ سادہ لوح مسلمان بھی اس افواہ کا شکار ہو کر اسے دہرانے لگے[5]۔ اس موقع پر نازل ہونے والی سورۃ النور کی آیات نے ابلاغی اخلاقیات کا ابدی قانون وضع کیا کہ کسی خبر کو سنتے ہی آگے بڑھانے کے بجائے مسلمان کو اپنے بھائی کے بارے میں حسنِ ظن (Good Faith) رکھنا چاہیے اور فوری طور پر واضح دلیل اور شہادت کا مطالبہ کرنا چاہیے[6]۔ سوشل میڈیا صارفین کے لیے اس نبوی ہدایت میں یہ سبق موجود ہے کہ ہر وائرل ہونے والی خبر پر یقین کرنا اور اسے فارورڈ کرنا اخلاقی اور شرعی طور پر گناہ ہے۔

3. ڈیٹا پرائیویسی اور رازداری کا شرعی فریم ورک: حفظ السر اور تجسس کی ممانعت

جدید ڈیجیٹل دنیا میں اداروں اور افراد کی سب سے بڑی تشویش ڈیٹا پرائیویسی (Data Privacy) اور سائبر سیکیورٹی ہے۔ زرائع ابلاغ اور بڑی ٹیک کمپنیاں صارفین کا ذاتی ڈیٹا ان کی اجازت کے بغیر فروخت کرتی ہیں، یا لوگ دوسروں کی ذاتی چیٹس، آڈیو / ویڈیو ریکارڈنگز کو بلا اجازت لیک (Leak) کر دیتے ہیں۔

سیرتِ نبوی ﷺ میں مجلس، گفتگو اور ذاتی معلومات کا تحفظ ایک عظیم شرعی امانت قرار دیا گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ بِالْحَدِيثِ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ أَمَانَةٌ [7]

ایک اور روایت میں واضح فرمایا گیا:

الْمَجَالِسُ بِالأَمَانَةِ [8]

فقہ السیرہ میں رازداری کے تحفظ کی عسکری و سیاسی مثال فتح مکہ کے موقع پر ملتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے جب مکہ پر حملے کی تیاری فرمائی تو اس راز کو انتہائی پوشیدہ رکھا۔ حتیٰ کہ جب صحابی حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ سے بشری خطاؤں کے تحت ایک خط مکہ بھیجنے کی غلطی ہوئی تو نبی ﷺ نے وحی الٰہی کے ذریعے اس کی نشاندہی فرمائی اور راز افشا ہونے سے بچایا۔ [9]

قرآن مجید کا واضح حکم ہے:

وَلَا تَجَسَّسُوا [10]

سوشل میڈیا کے تناظر میں کسی کے ان باکس (Inbox) کا پرائیویٹ ڈیٹا، سکرین شاٹس، یا تصاویر اس کی اجازت کے بغیر شائع کرنا صریحاً تجسس، افشائے راز اور خیانت (Breach of Trust) ہے، جو نبوی اخلاقیات کے یکسر منافی ہے۔

4. سائبر فریب اور جعلی شناخت کا تدارک: ممانعتِ غش اور تجارتی ڈیجیٹل اخلاقیات

آج کے سوشل میڈیا اور ای کامرس (E-Commerce) کے دور میں سب سے بڑا خطرہ ڈیجیٹل فراڈ، نقلی پراڈکٹس، اور کلک بیٹ (Clickbait) تھمب نیلز یا عنوانات ہیں، جن کے ذریعے صارفین کو دھوکہ دے کر ویوز (Views) اور مالی فائدے حاصل کیے جاتے ہیں۔

سیرتِ طیبہ کا معروف واقعہ ہے کہ نبی کریم ﷺ مدینہ کے بازار سے گزرے اور غلے کے ایک ڈھیر میں اپنا دستِ مبارک داخل فرمایا۔ جب انگلیاں تر محسوس ہوئیں تو آپ ﷺ نے سبب دریافت فرمایا۔ تاجر نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! اس پر بارش ہو گئی تھی۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے وہ تاریخی جملہ ارشاد فرمایا جو قیامت تک کے لیے تمام تجارتی اور ابلاغی معاملات کا معیار ہے:

أَفَلا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ كَيْ يَرَهُ النَّاسُ، مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا [11]

فقہاء نے اس حدیث سے یہ قاعدہ استنباط کیا ہے کہ ہر وہ عمل جس میں سچائی کو چھپایا جائے یا مصنوعی بناوٹ کے ذریعے دوسرے کو غلط فہمی میں مبتلا کیا جائے، وہ غش (دھوکہ دہی) ہے[12]۔ ڈیجیٹل مارکیٹنگ اور سوشل میڈیا کنٹینٹ میں مبالغہ آرائی، ہیکنگ، ڈِیپ فیک سے کسی کی جعلی ویڈیو بنانا یا آن لائن کاروبار میں گاہک کو غلط معلومات دینا اس نبوی وعید کے تحت سخت ممنوع ہے۔

5. ڈیجیٹل زہر افشانی اور ہتکِ عزت کا سدِباب: صیانۃ العرض اور حسنِ معاشرت

سوشل میڈیا پر ٹرولنگ (Trolling)، گالی گلوچ، تمسخر اڑانا اور لوگوں کی ہتکِ عزت (Cyberbullying/Character Assassination) ایک عام وبائی شکل اختیار کر چکی ہے۔ لوگ گمنام اکاؤنٹس کے پیچھے چھپ کر دوسروں کی عزت پامال کرتے ہیں۔ خطبہ حجۃ الوداع میں نبی کریم ﷺ نے انسانی عزت و آبرو کا جو مقدس مقام بیان فرمایا، وہ ڈیجیٹل چارٹر آف ہیومن رائٹس (Digital Charter of Human Rights) کی حیثیت رکھتا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا [13]

نبی اکرم ﷺ نے سچے مسلمان کی تعریف ہی یہ بیان فرمائی کہ اس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے محفوظ رہیں:

الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ [14]

معاصر فقہاء السیرہ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ عہدِ حاضر میں کی بورڈ، قلم، اور ڈیجیٹل شیئرنگ بھی انسان کی "زبان اور ہاتھ" ہی کا بدل ہیں[15]۔ لہٰذا سوشل میڈیا پر کسی کی تحقیر کرنا، غلط القاب دینا یا میمز (Memes) کے ذریعے تمسخر اڑانا قرآنی آیت (لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ)[16] اور سیرتِ طیبہ کی صریح خلاف ورزی ہے۔

6. ڈیجیٹل اعتماد کی عملی بحالی کے لیے نبوی سفارشات و لائحہ عمل

سیرتِ نبوی ﷺ کے مذکورہ بالا اصولی فریم ورک کی روشنی میں سوشل میڈیا دور میں ڈیجیٹل اعتماد کو بحال کرنے کے لیے درج ذیل عملی اقدامات ناگزیر ہیں:

1. خود احتسابی اور اخلاقی شعور (Digital Self-Accountability):

ہر صارف کے اندر یہ احساسِ مسؤولیت بیدار کیا جائے کہ اس کا ہر ڈیجیٹل عمل، کلک، اور تبصرہ اللہ تعالیٰ کے ہاں قابلِ محاسبہ ہے۔ (مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ) [17]۔

2. سائبر تصدیقی اداروں کا قیام (Fact-Checking Infrastructure):

مسلم جوامع اور علمی اداروں کو جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے ایسے فیکٹ چیکنگ پلیٹ فارمز بنانے چاہئیں جو نبوی اصولِ تثبت کے تحت اطلاعات کی فوری علمی و فنی تصدیق کریں۔

3.ڈیجیٹل اخلاقیات کا نصاب(Digital Ethics Curriculum):

مدنی معاشرے کے ابلاغی قوانین اور سیرتِ طیبہ کے آدابِ معاشرت کو سکولز، کالجز اور جامعات کے سائبر سیکیورٹی اور میڈیا سٹڈیز کے نصاب کا بنیادی حصہ بنایا جائے۔

4. قانون سازی اور ڈیٹا پروٹیکشن(Legal Data Protection):

اسلامی ریاستوں کو چاہیے کہ سیرت کے اصولِ حفظ السر اور صیانۃ العرض کے تحت سخت سائبر قوانین بنائیں جو شہریوں کی پرائیویسی اور عزت کا تحفظ یقینی بنائیں۔

خلاصہِ بحث و تقابلی جائزہ:

معاصر سوشل میڈیا کے دور میں معلومات کی تیز رفتار ترسیل نے ابلاغ کو غیر معمولی وسعت عطا کی ہے، لیکن اس کے ساتھ متعدد اخلاقی اور سماجی چیلنجز بھی سامنے آئے ہیں۔ ان چیلنجز کا تقابلی جائزہ سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں یہ واضح کرتا ہے کہ اسلامی تعلیمات ہر دور کے ابلاغی مسائل کا مؤثر اور جامع حل فراہم کرتی ہیں۔ موجودہ سوشل میڈیا کلچر میں معلومات کو محض زیادہ سے زیادہ ویوز، لائکس اور شیئرز کے حصول کے لیے بغیر تحقیق کے وائرل کر دیا جاتا ہے، جس کے نتیجے میں جھوٹی خبریں، افواہیں اور غلط معلومات تیزی سے پھیلتی ہیں۔ اس کے برعکس سیرتِ نبوی ﷺ کا بنیادی اصول التثبت والتبین ہے، جو ہر خبر کی تحقیق، تصدیق اور جانچ پڑتال کے بعد ہی اسے قبول یا آگے منتقل کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اس اصول پر عمل کرنے سے فیک نیوز، افواہوں اور معلوماتی انتشار کا مؤثر خاتمہ ممکن ہے۔

اسی طرح ڈیجیٹل دنیا میں ذاتی معلومات، پرائیویسی اور سائبر سیکیورٹی کو شدید خطرات لاحق ہیں، جہاں تجسس، ہیکنگ، ذاتی چیٹس کے لیک ہونے اور غیر مجاز رسائی جیسے جرائم عام ہوتے جا رہے ہیں۔ اس کے مقابلے میں سیرتِ نبوی ﷺ حفظ السر والامانة کے اصول کو بنیاد بناتے ہوئے رازداری، امانت داری اور دوسروں کی نجی معلومات کے تحفظ کو شرعی ذمہ داری قرار دیتی ہے، جس کے نتیجے میں صارفین کا اعتماد مضبوط ہوتا ہے اور ڈیٹا پرائیویسی کو یقینی بنایا جا سکتا ہے۔

مزید برآں، موجودہ ڈیجیٹل ماحول میں فرضی ناموں، جعلی اکاؤنٹس، بوٹس اور مصنوعی ذہانت سے تیار کردہ ڈیپ فیک مواد نے صارفین کی شناخت اور معلومات کی صداقت کو مشکوک بنا دیا ہے۔ اس کے برعکس سیرتِ طیبہ الصدق والشفافية کے اصول کو فروغ دیتی ہے، جس کی بنیاد سچائی، دیانت داری اور ہر قسم کے دھوکے سے اجتناب پر قائم ہے۔ اس نبوی تعلیم پر عمل حقیقی، شفاف اور قابلِ اعتماد ڈیجیٹل شناخت کے قیام میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔

اسی طرح سوشل میڈیا پر اختلافِ رائے اکثر ٹرولنگ، سائبر بُلینگ، گالی گلوچ، کردار کشی اور نفرت انگیز رویوں میں تبدیل ہو جاتا ہے، جس سے معاشرتی ہم آہنگی اور باہمی احترام مجروح ہوتا ہے۔ اس کے برعکس سیرتِ نبوی ﷺ احترامِ آدمیت، حسنِ ظن، حسنِ اخلاق اور شائستہ مکالمے کی تعلیم دیتی ہے،[18] جو ایک مثبت، تعمیری اور باوقار ڈیجیٹل ماحول کی تشکیل میں معاون ثابت ہوتی ہے۔

اسی طرح آن لائن تجارت اور ای کامرس میں کلک بیٹ، گمراہ کن اشتہارات، جعلی مصنوعات، غلط معلومات اور مالی فراڈ جیسے مسائل عام ہیں۔ سیرتِ نبوی ﷺ ان تمام منفی رویوں کا علاج ممانعتِ غش کے اصول کے ذریعے پیش کرتی ہے، جو دیانت دار تجارت، شفاف لین دین اور صارف کے ساتھ مکمل سچائی کو لازم قرار دیتا ہے۔ اس اصول کی عملی تطبیق آن لائن تجارت میں صارفین کے اعتماد کو مستحکم کرتی ہے اور ایک محفوظ، منصفانہ اور قابلِ اعتماد ڈیجیٹل تجارتی ماحول کے قیام میں مدد فراہم کرتی ہے۔

اس تقابلی جائزے سے واضح ہوتا ہے کہ سیرتِ نبوی ﷺ کے ابلاغی، اخلاقی اور سماجی اصول نہ صرف روایتی معاشرتی زندگی بلکہ جدید ڈیجیٹل دنیا کے تمام بنیادی چیلنجز کے لیے بھی ایک جامع، متوازن اور پائیدار رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ اگر ان اصولوں کو سوشل میڈیا کے استعمال، ڈیجیٹل پالیسی سازی، سائبر قوانین، تعلیمی نصاب اور آن لائن مواصلاتی نظام میں عملی طور پر نافذ کیا جائے تو ڈیجیٹل اعتماد (Digital Trust) کو مضبوط بنایا جاسکتا ہے اور ایک محفوظ، ذمہ دار اور اخلاقی ڈیجیٹل معاشرہ تشکیل دیا جاسکتا ہے۔

خلاصۂ نکات (Summary of Key Takeaways)

ڈیجیٹل اعتماد (Digital Trust). کا بنیادی تعلق ڈیٹا اور ابلاغ کی سچائی، رازداری اور اخلاقی مصدقیت سے ہے۔

سیرتِ طیبہ کا بنیادی اساس ہی بعثت سے قبل الصادق اور الأمین کی معتبر شخصیت کا قیام تھا، جو ابلاغی اعتبار داری کی لازمی شرط ہے۔

قرآنی اصولِ تبین اور حدیثِ مبارکہ "کفی بالمرء کذباً" بلا تحقیق وائرل مواد کو آگے پھیلانے کی سخت ممانعت کرتے ہیں۔[19]

واقعہ افک کا فقہی تجزیہ ثابت کرتا ہے کہ افواہوں پر کان دھرنے کے بجائے معاشرتی اعتماد سازی کے لیے حسنِ ظن رکھنا واجب ہے۔

مجلس کی امانت اور تجسس کی ممانعت کے نبوی ضوابط عصرِ حاضر میں ڈیٹا پرائیویسی اور ان باکس چیٹس کی رازداری کا شرعی فریم ورک فراہم کرتے ہیں۔[20]

غش (دھوکہ دہی) کی ممانعت کا عالمی نبوی اصول آن لائن تجارتی فراڈ، فیک اکاؤنٹس اور ڈیپ فیک تکنیک کا مکمل سدِباب کرتا ہے۔

نتائج البحث:

1. تحقیق سے یہ ثابت ہوا کہ ڈیجیٹل اعتماد (Digital Trust) کا بنیادی انحصار سچائی، امانت داری، شفافیت، معلومات کی تصدیق اور رازداری پر ہے، اور یہ تمام اصول سیرتِ نبوی ﷺ میں نہایت جامع انداز میں موجود ہیں۔
2. سیرتِ نبوی ﷺ میں نبی اکرم ﷺ کی "الصادق" اور "الأمین" کی حیثیت اس امر کو واضح کرتی ہے کہ کسی بھی ابلاغی یا ڈیجیٹل نظام کی کامیابی کا دارومدار اعتماد اور کردار کی ساکھ پر ہوتا ہے۔
3. تحقیق سے معلوم ہوا کہ قرآنِ کریم کے اصول "التثبت" اور "التبین" اور نبی کریم ﷺ کی احادیث فیک نیوز، افواہوں اور غیر مصدقہ معلومات کی اشاعت کی مؤثر روک تھام کے لیے مضبوط اخلاقی اور شرعی بنیاد فراہم کرتی ہیں۔

4. واقعۂ افک اور دیگر نبوی واقعات سے یہ نتیجہ اخذ ہوا کہ سوشل میڈیا پر کسی خبر کو بغیر تحقیق کے شیئر کرنا اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے، جبکہ حسنِ ظن، تحقیق اور ذمہ دارانہ ابلاغ ڈیجیٹل اعتماد کو مضبوط بناتے ہیں۔
5. تحقیق سے واضح ہوا کہ سیرتِ نبوی ﷺ میں حفظِ راز، امانت، اور تجسس کی ممانعت کے اصول جدید دور کے ڈیٹا پرائیویسی، سائبر سیکیورٹی اور ذاتی معلومات کے تحفظ کے لیے ایک مضبوط شرعی فریم ورک مہیا کرتے ہیں۔
6. مطالعے سے یہ بھی ثابت ہوا کہ "من غشّــنا فلیس منا "کا نبوی اصول ڈیجیٹل فراڈ، جعلی اکاؤنٹس، ڈیپ فیک، کلک بیٹ، اور آن لائن دھوکہ دہی کی تمام صورتوں کی واضح ممانعت کرتا ہے۔
7. تحقیق سے معلوم ہوا کہ سیرتِ نبوی ﷺ انسانی عزت، حسنِ اخلاق اور باوقار مکالمے کی تعلیم دیتی ہے، جس سے سائبر بُلینگ، ٹرولنگ، کردار کشی اور نفرت انگیز رویوں کی مؤثر حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔
8. یہ مطالعہ اس نتیجے پر پہنچا کہ اگر نبوی اصولوں کو ڈیجیٹل لٹریسی، تعلیمی نصاب، سوشل میڈیا پالیسی، فیکٹ چیکنگ سسٹمز اور سائبر قوانین میں شامل کیا جائے تو ڈیجیٹل اعتماد کو نمایاں طور پر فروغ دیا جاسکتا ہے۔
9. تحقیق سے یہ بھی ثابت ہوا کہ سیرتِ نبوی ﷺ محض مذہبی یا تاریخی رہنمائی نہیں بلکہ جدید ڈیجیٹل معاشرے کے اخلاقی، سماجی اور ابلاغی مسائل کے حل کے لیے ایک جامع اور قابلِ عمل ماڈل پیش کرتی ہے۔
10. مجموعی طور پر یہ تحقیق اس نتیجے پر پہنچی کہ سیرتِ نبوی ﷺ کے اصولوں پر مبنی ڈیجیٹل طرزِ عمل ایک محفوظ، ذمہ دار، شفاف، بااعتماد اور اخلاقی ڈیجیٹل معاشرے کے قیام میں بنیادی کردار ادا کر سکتا ہے۔

حواشی وحوالہ جات

[1] . البخاري، محمد بن إسماعيل۔ الجامع الصحيح، بيروت: دار طوق النجاة، 1422ھ، كتاب التفسير، باب ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾، رقم الحديث: 4971۔

[2] القرآن الكريم، سورة الحجرات، الآية: 6۔

[3] الطبري، محمد بن جرير۔ جامع البيان عن تأويل آي القرآن۔ بيروت: مؤسسة الرسالة، 2000ء، ج 22، ص 286۔

[4] مسلم، ابن الحجاج، الجامع الصحيح۔ بيروت: دار إحياء التراث العربي، 1955ء، مقدمة، باب النهي عن الحديث بكل ما سمع، رقم الحديث: 5۔

[5] ابن هشام، عبد الملك۔ السيرة النبوية القاهرة: مصطفى البابي الحلبي، 1955ء، ج 2، ص 297۔

[6] القرآن الكريم، سورة النور، الآيات: 11-15۔

[7] الترمذي، محمد بن عيسى۔ الجامع الكبير (سنن الترمذي۔ بيروت: دار الغرب الإسلامي، 1998ء، أبواب البر والصلة، باب ما جاء في حفظ السر، رقم الحديث:1959

[8] أبو داود، سليمان بن الأشعث۔ سنن أبي داود۔ صيدا: المكتبة العصريّة، 2009ء، كتاب الأدب، باب في نقل الحديث، رقم الحديث: 4869۔

[9] البخاري، محمد بن إسماعيل۔ الجامع الصحيح۔ بيروت: دار طوق النجاة، 1422ھ، كتاب المغازي، باب غزوة الفتح، رقم الحديث: 4274۔

[10] القرآن الكريم، سورة الحجرات، الآية: 12۔

[11] مسلم، ابن الحجاج۔ الجامع الصحيح بيروت: دار إحياء التراث العربي، 1955ء، كتاب الإيمان، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: من غشنا فليس منا، رقم الحديث: 101۔

[12] النووي، يحيى بن شرف۔*المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج۔ بيروت: دار إحياء التراث العربي، 1392ھ، ج 2، ص 109

[13] لبخاري، محمد بن إسماعيل۔ الجامع الصحيح۔ بيروت: دار طوق النجاة، 1422ھ، كتاب العلم، باب قول النبي رب مبلغ أوعى من سامع، رقم الحديث: 67۔

[14] البخاري، محمد بن إسماعيل*الجامع الصحيح۔ بيروت: دار طوق النجاة، 1422ھ، كتاب الإيمان، باب المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده، رقم الحديث: 10۔

[15] القرضاوي، يوسف۔*من فقه الدولة في الإسلام القاهرة: دار الشروق، 1997ء، ص 142۔

[16] القرآن الكريم، سورة الحجرات، الآية: 11۔

[17] القرآن الكريم، سورة ق، الآية: 18۔

[18] ابن حجر العسقلاني، أحمد بن علي۔ فتح الباري شرح صحيح البخاري۔ بيروت: دار المعرفة، 1379ھ، ج 1، ص 53۔

[19] المباركفوري، صفي الرحمن۔ الرحيق المختوم۔ الرياض: دار السلام، 2002ء، ص 312۔

[20] البوطي، محمد سعيد رمضان۔ فقه السيرة النبوية مع موجز لتاريخ الخلافة الراشدة دمشق: دار الفكر، 2006ء، ص 215۔